

سپریم کورٹ آف پاکستان
(دائرہ سماعت زیر آئین 184(3))

بیٹج:

جسٹس افتخار محمد چوہدری، چیف جسٹس
جسٹس جواد الیس خواجہ، جج
جسٹس خلیفی عارف حسین، جج

Constitution Petition No. 05/2012 and CMA Nos. 2382, 2487, 2492,
2876 & 3446/12 Criminal Original Petition Nos. 47, 54, 65 & 71/2012

سید محمود اختر نقوی درخواست گزار

بنام

وفاق پاکستان بذریعہ سیکرٹری قانون اور دوسرے

درخواست گزار بذات خود (in Const.P.5/2012)

منجانب پیشتر:

ملک وحید انجم، اے ایس سی (in CMA-2382/12)

منجانب درخواست گزاران:

ڈاکٹر طارق اسد، اے ایس سی (in CMA-2487/12)

مس سمیرا بشارت (in CMA-2876/12)

جناب محمد شعیب لودھی (absent CMA-2492/12)

جناب خاور محمود کھٹانہ، اے ایس سی (in CMA-3446/12)

جناب عرفان قادر، اٹارنی جنرل پاکستان

عدالتی نوٹس پر:

بمعاہدہ معاون بیرسٹر شہریار ریاض شیخ، ایڈووکیٹ

منجانب مدعا الیہان:
(1,2,4,6,8 & 10)

جناب دل محمد خان علیزئی، ڈی اے جی
راجہ عبدالغفور، اے او آر
سید شیر افگن، ڈی جی، الیکشن کمیشن

منجانب مدعا الیہ نمبر 3:

جناب قاسم میر جٹ، ایڈیشنل ایڈووکیٹ، سندھ

منجانب مدعا الیہ نمبر 5:

جناب جواد حسن، ایڈیشنل اے جی، پنجاب

منجانب مدعا الیہ نمبر 7:

جناب اعظم خٹک، ایڈیشنل اے جی، بلوچستان

منجانب مدعا الیہ نمبر 9:

سید ارشد حسین، ایڈیشنل اے جی، کے پی کے

منجانب فرح ناز اصفہانی:

جناب وسیم سجاد، سینئر اے ایس سی، (غیر حاضر)
چوہدری اختر علی، اے او آر

منجانب زاہد اقبال، ایم این اے
اور ڈاکٹر احمد علی شاہ، ایم پی اے

میاں عبدالرؤف، اے ایس سی

منجانب اے رحمان ملک:

جناب انور منصور خان، سینئر اے ایس سی
جناب محمد اظہر چوہدری، اے ایس سی
راجہ عبدالغفور، اے او آر

:(in CMA-2382/12

جناب محمد اخلاق، ایم پی اے (پنجاب) (غیر حاضر)
جناب فرحت محمود خان، ایم این اے (غیر حاضر)
ڈاکٹر محمد اشرف چوہان، ایم پی اے، (غیر حاضر)

مس ناد یہ گبول، ایم پی اے، سندھ (غیر حاضر)
چوہدری وسیم قادر، ایم پی اے، پنجاب (غیر حاضر)
چوہدری خادم ندیم، ایم پی اے، پنجاب (غیر حاضر)

منجانب جمیل ملک، ایم این اے:
(Res. In CMA 2492/12)

منجانب شاہ جہان یوسف، ایم این اے:
(Res. In CMA 2487/12)

حافظ الیس اے رحمان، سینیٹر اے الیس سی
جناب محمود اے شیخ، اے او آر
بمعدہ سردار شاہ جہان یوسف، ایم این اے

تاریخ سماعت: 17 اور 18 ستمبر 2012ء

حکم نامہ

افتخار محمد چوہدری، چیف جسٹس: یہ نالاش آئین کے آرٹیکل (3) 184 کے تحت اس استدعا کے ساتھ دائر کی گئی ہے، کہ پارلیمنٹریز جو دہری شہریت کے حامل ہیں کو آئین کے آرٹیکل (c) (i) 63 جس کو پاکستان کے Citizenship Act, 1951 کے ساتھ ملا کر پڑھا جائے کے تحت نااہل قرار دے دیا جائے۔

2- یہ معاملہ مختلف تاریخوں میں عدالت کے سامنے آیا، اور اس دوران مندرجہ ذیل پارلیمنٹریز جو مبینہ طور پر دہری شہریت کے حامل ہیں کو نوٹسز جاری کئے گئے۔

- 1- جناب اے رحمان ملک، سینیٹر
- 2- جناب عبدالحفیظ شیخ، سینیٹر
- 3- جناب صابر علی بلوچ، سینیٹر
- 4- چوہدری زاہد اقبال، ایم این اے
- 5- چوہدری افتخار نذیر، ایم این اے
- 6- محترمہ فرح ناز اصفہانی، ایم این اے

- 7- جناب فرحت محمود خان، ایم این اے
- 8- خواجہ محمد آصف، ایم این اے
- 9- محترمہ انوشہ رحمان، ایم این اے
- 10- جناب جمیل احمد ملک، ایم این اے
- 11- سردار شاہ جہان یوسف، ایم این اے
- 12- محترمہ محمد اخلاق، ایم پی اے
- 13- جناب طارق محمود علونہ، ایم پی اے
- 14- ڈاکٹر محمد اشرف چوہان، ایم پی اے
- 15- محترمہ نادیہ گبول، ایم پی اے
- 16- چوہدری وسیم قادر، ایم پی اے
- 17- چوہدری ندیم خادم، ایم پی اے
- 18- محترمہ آمنہ بٹر، ایم پی اے
- 19- ڈاکٹر احمد علی شاہ، ایم پی اے

3- چار پارلیمینٹریز جن کے نام یہ ہیں۔ اے رحمان ملک، سینیٹر (سیریل نمبر 1) چوہدری زاہد اقبال، ایم این اے (سیریل نمبر 4) محترمہ فرح ناز اصفہانی، ایم این اے (سیریل نمبر 6)، اور جناب جمیل احمد ملک، ایم این اے (سیریل نمبر 10)، بذریعہ وکلاء عدالت کے سامنے پیش ہوئے اور معاملے کا دفاع کیا۔ پارلیمینٹریز جن کا ذکر سیریل نمبر 1، 6 اور 10 پر ہے وہ مسلمہ طور پر دہری شہریت کے حامل پائے گئے تھے۔ تاہم جس پارلیمینٹرین کا ذکر سیریل نمبر 4 پر ہے، ان کے خلاف کافی مواد ریکارڈ پر لایا گیا تھا۔ وہ اس بات کو ثابت نہ کر سکے کہ وہ دہری شہریت نہیں رکھتے تھے۔

4- عدالت ہدائے کچھ پارلیمینٹریز کی رکنیت معطل کی جنکی تفصیل درج ذیل ہے:

نمبر شمار	نام	تاریخ
1-	محترمہ فرح ناز اصفہانی، ایم این اے	25-05-2012
2-	جناب اے رحمان ملک، سینیٹر	04-06-2012
3-	ڈاکٹر احمد علی شاہ، ایم پی اے	13-06-2012
4-	جناب محمد اخلاق، ایم پی اے	13-06-2012

- 5- محترمہ آمنہ بٹر، ایم پی اے 13-06-2012
- 6- چوہدری زاہد اقبال، ایم این اے 25-06-2012
- 7- جناب جمیل احمد ملک، ایم این اے 03-07-2012
- 8- جناب فرحت محمود خان، ایم این اے 04-07-2012
- 9- محترمہ نادیاہ گبول، ایم پی اے 04-07-2012

5- میسرز محمد اشرف چوہان اور چوہدری ندیم ایم پی ایز نے بعد از اطلاع درخواستیں بھیج کر مقدمہ ملتوی کرنے کی درخواستیں دائر کیں۔ جن کو اسی دن کے حکمانہ کے ذریعے منظور کر لیا گیا لیکن بعد ازاں ان ارکان نے دوہری شہریت رکھنے کی حقیقت سے انکار نہیں کیا۔

6- دوسری طرف بذریعہ حکمانے بتاریخ 13-06-12 اور 04-07-12 کے ذریعے نمبر شمار 2,3,5,8,9 اور 13 پر موجود اشخاص خلاف کاروائی روک دی گئی کیونکہ ان کے خلاف کوئی ایسا مواد پیش نہ کیا گیا جس سے یہ ثابت ہو سکے کہ ان کے پاس دوہری شہریت ہے۔ جناب طارق اسد وکیل سپریم کورٹ نے متفرق درخواست نمبر 2487/2012 کے ذریعے دعویٰ کیا کہ سردار شاہ جہان یوسف ایم این اے دوہری شہریت کے حامل تھے لیکن جب موخر الذکر نے اپنے وکیل کے ذریعے اس درخواست کا دفاع کیا تو اول الذکر نے اپنی درخواست واپس لے لی اور بغیر ثبوت الزام لگانے پر معذرت کی لہذا سردار شاہ جہان یوسف ایم این اے کے خلاف مزید کارروائی کرنے کی ضرورت نہیں۔

7- یہ مد نظر رکھیں کہ جناب اے۔ رحمان ملک نے بذریعہ خط مورخہ 19.04.2012 کو یہ کہا ہے کہ اس نے U.K. کی شہریت مورخہ 25.03.2008 کو چھوڑ دی تھی۔ خط کا متن یہاں نیچے بیان کیا جا رہا ہے:-

"وزیر داخلہ

حکومت پاکستان

اسلام آباد

سینٹر۔ اے۔ رحمان ملک

نمبر 1/پی۔ ایس/ایم/2012

مورخہ: 19 اپریل 2012

آئینی پیشین نمبر 5/2012:

پیشتر

سید محمود اختر نقوی

بنام

مد علیہان

وفاقی حکومت بذریعہ سیکرٹری قانون وغیرہ

بحوالہ آپ کے خط نمبر (2012) 1(3) اے جی پی (مورخہ 31 مارچ 2012، جو کہ مندرجہ بالا آئینی پیشین سے متعلق ہے۔

اس سلسلہ میں، مطلع کیا جاتا ہے کہ پاکستان میں سیاسی مخالفت اور زندگی کو خطرات کے پیش نظر میری مسلسل U.K. میں نو سالہ جلاوطنی، جو کہ پبلک ریکارڈ کا حصہ ہے، کی وجہ سے مجھے برطانوی شہریت دی گئی۔ لیکن میں نے اپنی پاکستانی شہریت ترک نہیں کی۔ کیونکہ پاکستانی قانون کے تحت دوہری شہریت کی اجازت ہے۔ تاہم عوامی عہدہ قبول کرنے سے پہلے میں نے اپنی برطانوی شہریت 25.03.2008 کو چھوڑ دی تھی۔ اس لیے میں فی الحال پاکستانی شہریت کے سوا کوئی اور شہریت بشمول برطانوی شہریت نہیں رکھتا۔

آپ کا مخلص

دستخط

(سینٹر۔ اے۔ رحمان ملک)

یہ بات قابل ذکر ہے کہ اوپر دیئے گئے خط کے ساتھ، برطانوی شہریت ایکٹ 1981 کی سیکشن (1) 12 کے تحت اپنا دعویٰ ثابت کرنے کے لئے برطانوی باڈرائیجنسی کی طرف سے جاری شدہ شہریت ترک کرنے کا فارم نہیں لگایا گیا جب کہ برطانوی باڈرائیجنسی کی طرف سے جاری شدہ خط مورخہ 12-05-24 کی نقل ریکارڈ میں شامل کی گئی جو کہ درج ذیل ہے۔

ہوم آفس

یو۔ کے باڈر

ایجنسی

ہمارا حوالہ 44 M7510

آپ کا حوالہ،

تاریخ 29 مئی 2012

جناب اے آر ملک

25 نارفوک کریسنٹ

لندن

ڈیرمسٹر ملک

برطانوی شہریت ترک کرنے کے بارے میں

میں آپ کو یہ بتانے کے لیے لکھ رہا ہوں کہ اب آپ کو برطانوی شہریت چھوڑنے پر رجسٹر کیا گیا ہے۔

اس کے ساتھ Declaration of renunciation منسلک ہے جس پر رجسٹریشن کی مہر ثبت ہے۔ یہ اس تاریخ کی

تصدیق کرتی ہے جب آپ برطانوی قومیت ایکٹ 1981 کے دفعہ (1) 12 کے تحت برطانوی شہری نہیں رہے۔

آپ کا مخلص

-sd-

Mrs CS Hughes

Managed Migration, Nationality Group

Department 73"

ان کی طرف سے یہ موقف تھا کہ مورخہ 25-04-2008 کو سینٹ آف پاکستان کے الیکشن لڑنے سے پہلے انہوں نے برطانوی شہریت سے دستبرداری کے لئے درخواست دے دی تھی، لیکن برطانوی Border Agency نے شہریت کی دستبرداری کی سند جاری نہیں کی اور بعد میں جب یہ مسئلہ اس عدالت کے سامنے آیا تو برطانوی وکیل PHI (لیگل) نے اس بات کی تصدیق کی کہ اس نے بذریعہ درخواست مورخہ 25-04-2008 کے برطانوی شہریت چھوڑ دی ہے۔ خط کے ساتھ درخواست اور HSBC کا مورخہ 25-04-2008 کا چیک جو کہ بنام اکاؤنٹنگ آفیسر، ہوم آفس جوڈا کٹر سعید رحمان نے جاری کیا تھا کی کامیابی لگائی گئی ہیں، جب کہ برطانوی شہریت ایکٹ 1981 کے تحت، جب کوئی شخص برطانوی شہریت یا کوئی رتبہ کی منسوخی کے لئے درخواست دیتا ہے تو برطانوی بارڈر ایجنسی اس درخواست کی کاپی جو کہ سرکاری طور پر Signed اور Stamped ہوتی ہے دوسرے کاغذات کے ساتھ واپس کرتی ہے۔ متعدد مواقع اور ہدایات دینے کے باوجود مسٹر رحمان ملک نے ان کاغذات کو عدالت میں پیش نہ کرنے کا فیصلہ کیا۔ کیس کے اس نکتہ کو بہر حال تفصیلی فیصلے میں زیر بحث لایا جائے گا۔

10۔ بادی النظر میں یہ عیاں ہے کہ مسٹر اے رحمان ملک نے اپنی شہریت پیشینہ دائرہ ہونے کے بعد ترک کی جیسا کہ چٹھی مورخہ 29-05-2012ء سے شہادت ملتی ہے جس میں اسے مطلع کیا گیا کہ اب اسے بطور تارک برطانوی شہریت درج

کیا گیا ہے۔ اس کے ساتھ اعلان ترک شہریت پر اندارج کی مہر منسلک ایک قانونی شق کی روشنی میں ہے۔ بلکہ عدالت کی بار بار ہدایت کے باوجود اعلان ہذا کی کاپیاں ریکارڈ پر نہ لائی گئیں جو کہ حیران کن امر ہے۔ مورخہ 4 جون 2012ء کو ان کی رکنیت ایوان بالا معطل کر دی گئی۔ لہذا اس وجہ کی بناء پر وہ بطور وزیر داخلہ حکومت پاکستان کا منصب جاری نہ رکھ سکے۔ تاہم اسے وزیر اعظم کے مشیر کے طور پر تعینات کر دیا گیا۔

11۔ بظاہر، نا اہلیت کو ختم کرنے کے لئے انھوں نے سینٹ سے استعفیٰ دیا جو مراسلہ مورخہ 11-07-2012 کے ذریعے منظور کیا گیا اور خالی نشست کے خلاف انھوں نے نئے انتخاب میں حصہ لیا اور مراسلہ مورخہ 24-07-2012 کے ذریعے کامیاب امیدوار قرار دیے گئے۔ اسی دوران انھوں نے ایک متفرق دیوانی درخواست نمبر 3467/12 دائر کی جس میں انھوں نے سینٹ کی رکنیت سے استعفیٰ اور دوبارہ الیکشن لڑنے کی درج ذیل وجہ پیش کی۔

”کہ اپوزیشن نے سخت الزامات لگائے کہ قوانین میں ترمیم ان کے لئے کی جا رہی ہے جس کو مختلف میڈیا نے جاری و نشر کیا۔ اس لئے، اس تاثر کو ختم کرنے اور جمہوریت کے بہتر مفاد میں سائل نے اپنے دستخط سے پاکستان کے ایوان بالا کی رکنیت سے جولائی 2012 کی نوئیں تاریخ کو استعفیٰ دیا۔ ایوان بالا، استعفیٰ کی منظوری کا مراسلہ مورخہ 11-07-2012 جاری کر چکا ہے۔ جو ریکارڈ پر لایا گیا ہے۔“

جو بھی ہو، درج بالا حقائق سے یہ ثابت ہوا کہ قومیت کے ترک کرنے اور UK بارڈر ایجنسی Home office کے مراسلہ جاری کرنے پر، وہ مطمئن تھے کہ نا اہلیت اس کے خلاف ثابت ہوگئی، اس لئے ان کو، ایوان بالا کی رکنیت کسی بھی نا اہلیت سے مبرا لینی چاہیے۔ اس لحاظ سے یہ قابل توجہ ہے کہ خوب جانتے ہوئے کہ اس کی برطانیہ کی قومیت ترک نہیں ہوئی ہے۔ عدالت کے سامنے ایک جھوٹا بیان دیا اور مدعی نے اس کے خلاف توہین عدالت کی کارروائی شروع کرنے کے لئے درخواستیں دائر کی جن کو بعد میں علیحدہ زیر نظر لایا جائے گا۔

12۔ درخواست دہندہ نے ذاتی طور پر پیش ہو کر استدعا کی کہ تمام مدعا علیہم ارکان سینٹ، ممبر قومی اسمبلی یا صوبائی اسمبلی کو نا اہل قرار دیا جائے کیونکہ وہ آئین کی دفعہ (C) (1) 63 کے خلاف اپنا عہدہ سنبھالے ہوئے تھے۔ سہولت کے لئے درج ذیل بیان کیا جاتا ہے۔

”63 (1) کوئی شخص منتخب یا چنے جانے اور مجلس شوریٰ (پارلیمان) کا ممبر رہنے سے نا اہل ہو جائے گا، اگر

(a)

.....

(b)

.....

وہ پاکستان کا شہری نہ رہے، یا کسی بیرون ملک کی شہریت حاصل کرتا ہے۔“

(c)

جناب وحید انجم، ایڈووکیٹ سپریم کورٹ دخیل کے طور پر پیش ہوئے اور منتخب نمائندگان کی فہرست جمع کرائی بشمول ان کے جو دو ہری شہریت نہ ہونے کے باعث نا اہل نہیں ہوئے تھے۔ اس لئے ان کے خلاف کارروائی روک دی گئی۔ جن کی تفصیل اوپر بیان کی جا چکی ہے۔ یہ بیان کرنا اہم ہے کہ رکن صوبائی اسمبلی پنجاب، جناب طارق محمود علونہ، نے اپنے متعلق معاملے کی پرزور مخالفت کی لیکن جناب وحید انجم ایڈووکیٹ سپریم کورٹ اپنے موقف پر ڈٹے رہے۔ لیکن بعد میں یہ پتہ چلا کہ وہ ایف آئی اے کی جانب سے مہیا کی گئی غلط معلومات کی بناء پر ان کی نا اہلی کا مطالبہ کر رہے تھے اور جب معاملے کی مزید چھان بین کی گئی اور ایف آئی اے سے معلومات حاصل کی گئیں تو یہ واضح ہو گیا کہ انہیں دانستہ نا اہل کروانے کی کوشش کی جا رہی تھی۔ اس لئے اس عدالت کے ایڈیشنل رجسٹرار کو یہ ہدایات دی گئی تھیں کہ وہ ایف آئی اے کے ان افسران کے خلاف فوجداری استغاثہ دائر کریں جنہوں نے غلط معلومات فراہم کی تھیں۔ نتیجتاً سپریم کورٹ کے ایڈیشنل رجسٹرار کی درخواست پر مقدمہ 04-07-2012 کو درج ہوا۔ اس لئے، جناب علونہ کے خلاف کارروائی روک دی گئی۔

فاضل اٹارنی جنرل ضابطہ دیوانی زیر آرڈر 27(A) کی شق کی پیروی میں عدالتی نوٹس پر حاضر ہوئے اور سائل یا مدخلتی سائلان کے نقطہ نظر کی کوئی حمایت نہ کی۔

15۔ محترمہ فرح ناز اصفہانی کی جانب سے پیش ہونے والے جناب وسیم سجاد سینیئر ایڈووکیٹ سپریم کورٹ اور فاضل اٹارنی جنرل نے اس بات پر زور دیا کہ آئین کی دفعہ 63(ii)(c) کے تحت فقرے ”پاکستان کا شہری ہونے سے دستبرداری“ یا ”غیر ملکی ریاست کی شہریت اختیار کرنا“ کو باہمی ربط کے ساتھ پڑھا جائے اور ان فقروں کے درمیان میں ”یا“ کا لفظ ”اور“ کے طور پر پڑھا جائے کیونکہ ایسی صورتحال میں ان کے مطابق ارکان سینٹ، قومی اسمبلی اور صوبائی اسمبلی جن کے پاس دہری شہریت ہے وہ بغیر کسی نا اہلی کے اپنے فرائض منصبی سرانجام دیتے رہیں گے۔

مدعی، اٹارنی جنرل، مدعا علیہان کے وکلاء اور دوسروں کو سننے کے بعد آئین کی اوپر نقل کی گئی متعلقہ شقوں اور ریکارڈ پر موجود مواد سے ہم یہ قرار دینے میں قائل ہیں کہ اگر کوئی امیدوار آئین کی دفعہ 63(ii)(c) کے تحت قبل اور یا بعد ازاں نا اہلی سے دو چار ہوتا ہے تو جیسے ہی ایسی نا اہلی جیسا کہ بیان کی گئی دفعہ میں درج ہے، لاگو ہوتی ہے، وہ مجلس شوریٰ کا رکن بننے یا منتخب کئے جانے سے نا اہل ہو جاتا ہے۔ ان شقوں کو تشریح کے قائم شدہ اصولوں کو مد نظر رکھتے ہوئے تشریح کر کے، الفاظ اور فقروں کو

واضح اور صاف مطلب دیتے ہوئے سمجھنا ہوگا اور کسی بھی قسم کے رد و بدل سے بچنا ہوگا۔ کیونکہ یہ عدالت کے دائرہ کار میں نہیں آتا۔

17 یہ بات قابل ذکر ہے کہ امیدوار اپنے کاغذات نامزدگی داخل کرتے وقت درج ذیل حد تک اقرار نامہ پر برحلف دستخط کرتا ہے۔

”نامزد شخص کا اقرار نامہ اور حلف

1۔ میں متذکرہ بالا امیدوار برحلف اقرار کرتا ہوں کہ

(i)۔ مندرجہ بالا نامزدگی پر میری رضامندی ہے اور میں آئین کے آرٹیکل 62 میں درج اہلیت کے معیار پر پورا اترتا ہوں اور میں آئین کے آرٹیکل 63 میں درج کسی بھی نا اہلیت میں نہ آتا ہوں۔ یا کسی بھی نافذ العمل قانون کے تحت قومی / صوبائی اسمبلی کا ممبر منتخب ہونے کے لئے نا اہل نہ ہوں۔

18۔ مذکورہ بالا اعلان (Declaration) پارلیمنٹ اور صوبائی اسمبلیوں کے ممبران پر لاگو ہوتا ہے۔ اس لئے جو کوئی ایسے اعلان (Declaration) پر دستخط کرتا ہے اس کا مطلب ہے کہ وہ آئینی شقوں سے بخوبی آگاہی رکھتا ہے۔ اور دستخط کرنے کے بعد اگر یہ اعلان (Declaration) جھوٹا ثابت ہو جائے تو غلط بیانی اور حقائق چھپانے کی وجہ سے وہ اپنے آپ کو نہ صرف مجلس شوریٰ (پارلیمنٹ) یا صوبائی اسمبلی کا ممبر چنے جانے یا منتخب ہونے کے لئے نا اہل قرار دیتا ہے۔ بلکہ اپنے آپ کو تعزیرات پاکستان کی دفعات 193، 199-196 کے تحت فوجداری کارروائی کے لائق بھی کر دیتا ہے۔

19۔ آئین کے آرٹیکل (p) & (c) 63(1) کی جزئیات جنہیں عوامی نمائندگی ایکٹ 1976 کی سیکشن 99(1) کے ہمراہ پڑھا جائے یہ دیکھا جانا چاہیے کہ آیا ان کے مقدمات پر آرٹیکل 63(2) کے تحت سپیکر / چیئرمین نے یا کہ الیکشن کمیشن نے زیر آرٹیکل 63(3) کارروائی کرنی ہے یا الیکشن کمیشن نے ان کا نوٹیفکیشن واپس لینا ہے کیونکہ ان کی مجلس شوریٰ یا صوبائی اسمبلیوں کے رکن کی حیثیت سے نا اہل قرار دیا گیا ہے۔ اس عدالت کے سامنے یہ معاملہ سید یوسف رضا گیلانی Const. P. No.40 of 2012 وغیرہ کے مقدمہ میں پیش ہوا۔ اُسے ایک سات رکنی بینچ نے اپنے فیصلے مورخہ 26.04.2012 کے ذریعے آئین کے آرٹیکل 63(2) جسے توہین عدالت آرڈیننس 2003 کی دفعہ 3 کے ہمراہ پڑھا جائے کے تحت مجرم قرار دیا گیا، اسے اس آرڈیننس کی دفعہ 5 کے تحت سزا دی گئی اور ایک ریفرنس مولوی اقبال حیدر نے سپیکر اسمبلی کے سامنے آرٹیکل 63(2) کے تحت دائر کیا کہ اُسے نا اہل قرار دیا جائے جس کا جواب منفی میں دیا گیا۔ اس کے بعد سپیکر کے فیصلے کو آئینی درخواستوں کے ذریعے اس عدالت میں چیلنج کیا گیا جو مان لی گئیں اور اسی طرح کے

معاملے میں کارروائی کرتے ہوئے عدالت نے اپنے فیصلے مورخہ 19.06.2012 میں درج ذیل قرار دیا کہ:-

جیسا کہ ایک سات رکنی ججز بینچ نے بحوالہ حکم نامہ مورخہ 26-04-2012، جس کی تفصیلی وجوہات مورخہ 08-05-2012 کو جاری کی گئی، پایا کہ سید یوسف رضا گیلانی، اسلامی جمہوریہ پاکستان آئین کے آرٹیکل (2) 204 جس کو دفعہ 3 توہین عدالت آرڈیننس 2003 کے ساتھ ملا کر پڑھا جائے کے تحت توہین عدالت کے مجرم ہیں اور اُسے عدالت کے برخاست ہونے تک دفعہ 5 مذکورہ آرڈیننس کے تحت سزائے قید دی گئی۔ اور جب کہ اس حکم نامہ کے خلاف کوئی اپیل دائر نہیں کی گئی پس سزا حتمی تصور ہو گئی۔ اس طرح سید یوسف رضا گیلانی آئین کے آرٹیکل (g) (1) 63 کی رو سے مجلس شوریٰ پارلیمنٹ کی رکنیت سے اس عدالت کے فیصلہ مورخہ 26-04-2012 کے اعلان کی تاریخ اور وقت سے تمام نتائج کے ساتھ نا اہل ہو گئے ہیں۔ یعنی کہ وہ مذکورہ تاریخ سے وزیراعظم پاکستان نہیں ہیں اور اس طرح مذکورہ تاریخ سے وزیراعظم کا دفتر خالی تصور سمجھا جائے گا۔

الیکشن کمیشن سے مطلوب کیا جاتا ہے کہ وہ سید یوسف رضا گیلانی کی مجلس شوریٰ کی رکنیت کی نا اہلی کا اعلان مورخہ 26-04-2012 سے جاری کریں۔

20- ان وجوہات کی بناء پر جن کو مابعد ضبط تحریر میں لایا جائے گا کے تحت یہ قرار دیا جاتا ہے کہ:-

(a) چوہدری زاہد اقبال، ایم این اے، محترمہ فرح ناز اصفہانی، ایم این اے، جناب فرحت محمود خان، ایم این اے، جناب جمیل احمد ملک، ایم این اے، جناب محمد اخلاق، ایم پی اے (پنجاب)، ڈاکٹر اشرف چوہان، ایم پی اے (پنجاب)، محترمہ نادیہ گبول، ایم پی اے (سندھ)، چوہدری وسیم قادر، ایم پی اے (پنجاب)، چوہدری ندیم خادم، ایم پی اے (پنجاب)، محترمہ آمنہ بٹر، ایم پی اے (پنجاب) اور ڈاکٹر احمد علی شاہ، ایم پی اے (سندھ)۔ مجلس شوریٰ (پارلیمنٹ) اور صوبائی اسمبلیوں کے رکن بننے کے لئے نا اہل پائے گئے ہیں کیونکہ آئین کے آرٹیکل (c) (1) 63 کے تحت وہ نا اہل ہیں۔

(b) پارلیمنٹریز / صوبائی اسمبلی کے اراکین جو اس مسلمہ حقیقت کے تحت کہ انہوں نے غیر ملکی شہریت حاصل کی ہے نا اہل قرار دیئے گئے ہیں، چنانچہ کوئی ایسا قضیہ پیدا نہ ہوا ہے جس کا فیصلہ چیئرمین یا سپیکر نے کرنا ہو، پس آرٹیکل (2) 63 کے تحت کوئی حوالہ (ریفرنس) نہیں بھیجا جا رہا ہے۔

(c) الیکشن کمیشن کو ہدایت کی جاتی ہے وہ مذکورہ اراکین پارلیمنٹ / اسمبلیز کی متعلقہ رکنیت کو de-notify کر دے۔

(d) مندرجہ بالا تمام اراکین پارلیمنٹ / صوبائی اسمبلی نے جب الیکشن کمیشن میں نامزدگی کے فارم جمع کروائے تو وہاں پہ غلط اقرار نامہ جمع کروایا لہذا وہ عوامی نمائندگی کے قانون 1976 کی دفعہ 78 کے تحت بد

عنوانی کے مرتکب ہوئے۔ اس لیے الیکشن کمیشن کو ہدایت دی جاتی ہے کہ وہ ان کے خلاف اوپر دیئے گئے ایکٹ کی دفعہ 82 اور تعزیرات پاکستان کی دفعہ 198، 197، 196، 193 اور 199 کے تحت قانون کے مطابق کارروائی عمل میں لائے۔

(e) اوپر دیئے گئے اراکین پارلیمنٹ / صوبائی اسمبلی نااہل ہو چکے ہیں اس لیے ان کو ہدایت دی جاتی ہے کہ انہوں نے جو عرصہ عوامی عہدے پر گزارہ اور قومی خزانے سے سہولتیں، مراعات، TA/DA، تنخواہ رہائش وغیرہ حاصل کیں وہ سب واپس جمع کروائیں جو کہ سینٹ اور متعلقہ صوبائی اسمبلی کے سیکرٹریز نقدی کی صورت میں شمار کریں گے۔

(f) ان تمام سے برآمد کی گئی رقم متعلقہ سیکرٹریز دو ہفتوں کے اندر قومی خزانہ میں جمع کروائیں اور تعمیل کی رپورٹ رجسٹرار کو بھیجیں۔

g۔ جہاں تک سینیٹر اے رحمن ملک کے کیس کی بات ہے، تو یہ بات قابل ذکر ہے کہ نے 2008 کے الیکشن میں اپنے نامزدگی کے کاغذات جمع کرتے وقت غلط بیانی کی ہے کہ وہ آئین کے آرٹیکل 63 کے تحت کسی بھی نااہلی کے ضمن میں نہیں آتے اور نہ کسی اور رائج قانون جو اس وقت قابل عمل تھا میں اس کے مطابق پارلیمنٹ یا صوبائی اسمبلی کے ممبر بننے میں۔ چنانچہ، چیئر مین سینٹ سے آرٹیکل (2) 63 کے تحت رجوع کرنا پڑے گا 1976ء کے ایکٹ کی شق (5) (1) 99 کے تحت جس میں یہ کہا گیا ہے کہ وہ شخص اسمبلی کا ممبر بننے کا اہل نہیں ہوگا جس کو منتخب کیا گیا یا چناؤ کیا گیا ہے جب تک کہ وہ سمجھدار، صادق، عادل اور غیر مصرف نہ ہو۔ مسٹر اے رحمن ملک 2008 کے سینٹ کے انتخابات میں غلط کاغذات نامزدگی کی وجہ سے منتخب ہوا، کو 1976ء کے ایکٹ کی شق نمبر (5) (1) 99 کے تحت سمجھدار، صادق، عادل اور غیر مصرف اور امین نہیں سمجھا جائے گا۔ اس وجہ سے ان مقاصد کیلئے آرٹیکل (P) 63 اہمیت کا حامل ہے کیونکہ جو نااہلیت انہوں نے حاصل کی وہ قانون میں درج ہے۔ مسٹر اے رحمن ملک کے مندرجہ بالا اپنے بیان کے مطابق انہوں نے U.K کی شہریت کو چھوڑ دیا ہے جب کہ حقیقت یہ ہے کہ ان کی دوہری شہریت سے دست برداری کا بیان۔ مورخہ 29-05-2012 کے تناظر میں دیکھا جائے گا۔

(h) مسٹر اے رحمان ملک کو حکم دیا جاتا ہے کہ وہ تمام مالی فوائد جو انہوں نے اس عرصے میں جب وہ عوامی عہدہ رکھتے تھے سے لے کر 11-07-2012 تک حاصل کیے وہ واپس جمع کرائیں اسی طریقے سے جس طرح اوپر درج باقی پارلیمنٹریز کو کہا گیا ہے۔

(i) چونکہ مسٹر اے رحمان ملک نے 2008 میں ہونے والے انتخابات کے نتیجے میں الیکشن کمیشن کے سامنے اپنے کاغذات نامزدگی میں غلط بیان داخل کیا، چنانچہ الیکشن کمیشن کو ہدایت دی جاتی ہے کہ وہ ان کے خلاف قانونی کارروائی

کرے جس طرح سے اس مقدمے میں اوپر درج پارلیمنٹریز کے خلاف کا حکم دیا گیا ہے۔

21۔ الیکشن کمیشن پاکستان کو بھی ہدایت کی جاتی ہے کہ پارلیمنٹریز اور اراکین صوبائی اسمبلیوں کے معاملات کا فرداً فرداً جائزہ لے اور ان سب سے دوبارہ نیا حلف نامہ لیں کہ آئین کے آرٹیکل (C)(1)63 کے تحت وہ نااہل نہیں ہیں۔

22۔ مذکورہ آئینی درخواست درج بالا حقائق / شرائط کی روشنی میں پنپائی جاتی ہے۔ تاہم توہین عدالت کی درخواستیں غیر معینہ مدت کیلئے ملتوی کی جاتی ہیں۔

چیف جسٹس

جج

جج

بتاریخ 20 ستمبر 2012 کو فیصلہ سنایا جاتا ہے

اشاعت کے لئے منظور شدہ